پانچواں "وحدۃ الوجود اور وحدت الشہود" اور چھٹا مقالہ "شاہ ولی اللہ بحیثیت ایک سیاسی ادبی کے" موضوع پر ہے۔

لائق مصنف جو سوا بھارتی میں اسلامی کلچر کے استاد ہیں انہوں نے "حضرت شاہ ولی اللہ کے فلسفہ" پر تحقیقی مقالہ لکھنے کے زمانے میں اردو لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا اور موخد الذکر کام کی خشکی کو دور کرنے کی غرض سے فرصت کے اوقات میں اردو شعر و شاعری کے سبزہ زار میں بھی گلگشت کرتے رہے۔ ان کے مذکورۃ الصدر پہلے تین مقالات چمن اردو کے اسی گلگشت کا حاصل ہیں۔ باقی آخر کے تین مقالات جن کا اردو لٹریچر سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں یونہی ضمناً شامل کر دیئے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اردو زبان کی تاریخ اور غالب و اقبال پر بڑی بڑی محققانہ کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

اس بنا پر وہ مضامین جو صرف فرصت کے اوقات میں مطالعہ کا نتیجہ ہوں ان سے کسی جدید تحقیق کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ مضامین اس حیثیت سے قابل قدر ہیں کہ ان میں آج کل کے ترقی پسندانہ نقطۂ نظر کو دخل نہیں دیا گیا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ معتدل فکر و ذہن کا آئینہ دار ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقالات سب انگریزی زبان میں ہیں اس لئے وہ حضرات جو اردو یا فارسی سے واقف نہیں ہیں وہ ان مضامین کے ذریعہ اردو لٹریچر کی کچھ جھلکیاں دیکھ سکتے ہیں۔ لائق مصنف کا یہ معتدل اور سنجیدہ نقطۂ نظر ان کے ان تین مضامین میں بھی نمایاں ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ پر ہیں۔ امید ہے کہ انگریزی داں طبقہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔

فردوس از جناب ماہر القادری تقطیع متوسط ضخامت ۱۷۶ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد تین روپے آٹھ آنے۔ پتہ :۔ مکتبہ فاران۔ کیمبل اسٹریٹ۔ کراچی نمبر ۱۔

جناب ماہر القادری اردو کے مشہور بلند پایہ اور شیوا بیان شاعر ہیں۔ انہوں نے زندگی کے مختلف اور متضاد پہلو دیکھے ہیں۔ ان سے حظ اٹھایا اور لذت یاب ہوتے ہیں اور سانحۂ زندگی کے واردات و کیفیات کو اپنی شاعری کے پیمانہ میں بھر دیا ہے۔ اسی وجہ سے کامیاب شاعر ہونے کے باوجود اب تک ان کا اپنا کوئی مستقل رنگ قائم نہیں ہو سکا ہے۔ تغزل میں وہ جگر کے متبع نظر آتے ہیں اور

اسلامیات و حکمیات میں ان کا کلام اقبال کے کلام کا ہم رنگ نظر آتا ہے۔ تاہم اس میں شبہ نہیں کہ وہ اس دور کے صفِ اوّل کے شعرا میں شامل ہیں۔ سوز و گداز، دقتِ نظر، شدتِ جذبات کے ساتھ ان کا فنی اور لسانی مطالعہ بھی وسیع ہے اور اسی وجہ سے ان کو صحتِ زبان اور طرزِ ادا کی شستگی کا بھی بڑا خیال رہتا ہے۔ موصوف کے کلام کے متعدد مجموعے اب سے پہلے شائع ہو کر مقبولِ عوام و خواص ہو چکے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۵۵ء کے وسط تک کا کلام کسی قدر کانٹ چھانٹ کے بعد شامل ہے۔ اس میں غزلیں بھی ہیں اور نظمیں بھی۔ رومانی، حکیمانہ، اور اخلاقی، نیم سیاسی، ہر طرح کی۔ یہ مجموعہ شاعر کی شخصیت کا ہمہ وجوہ آئینہ دار ہے۔ امید ہے کہ اربابِ ذوق اس کے مطالعہ سے شاد کام اور محظوظ ہوں گے۔

اسلام کا نظامِ مساجد

تالیف مولانا ظفیر الدین صاحب رفیق ندوۃ المصنفین

نظامِ مساجد کے تمام گوشوں پر ایک جامع اور مکمل کتاب جس میں مسجدوں سے متعلق تمام ضروری مسائل پر اس انداز سے بحث کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان گھروں کے احترام، اہمیت، عظمت و افادیت کا نقشہ آنکھوں میں سما جاتا ہے کتاب کا جو تعارف "تعارف کشائی" کے عنوان سے فاضلِ عصر مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی نے کرایا ہے وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے بڑے بڑے عنوانات ملاحظہ ہوں۔

قدرتی نظامِ اجتماع، دعوتِ اجتماع، قدرتی نظامِ وحدت، باطنی اصلاح، دربارِ الٰہی اسلام کی نظر میں، اجتماع کے مرکزی گھر اور ان کی تعمیر، مسجدوں کی تزئین، مواضعِ مسجد، دربارِ الٰہی کے آداب، دربارِ الٰہی میں دنیا کے کام، دربارِ الٰہی کی صفائی، وقف اور تولیت، متفرق احکامِ مساجد، کتاب کی پوری خصوصیات کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے تبلیغی جماعتوں کے مقاصد کے لئے یہ کتاب ایک کامیاب رہبر کا کام دے گی۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۴۴۲ قیمت ۳ روپے۔ مجلد چار روپے آٹھ آنے